

بدستوں کے

درود و سلام

کی شرعی حیثیت

درود و سلام  
کا طریقہ

اللہ کی تعریف  
۱۵۷۲۰۰۰

محبت رسول  
ﷺ

ترکیب

جہت کا مقصد

جہت شرعہ

مختصر و مفید  
محمد زرولی تھان عفا اللہ تعالیٰ عنہ

پیشوا و مہتمم اعلیٰ اسلامیہ جامعہ عربیہ احسن العلوم  
۱۵۷۲۰۰۰  
مدرسہ عربیہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان

جہت کی حیثیت

سلامت و جہت

شائع کردہ و شیعہ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

مدرسہ عربیہ اسلامیہ، لاہور، پاکستان  
۱۵۷۲۰۰۰

أَحْسَنُ التَّحْتِیْمِ فِی مَا أَحْدَثَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالتَّحْتِیْمِ.

بدعتیوں کے

# درود و سلام کی شرعی حیثیت

تصنیف

محمد زرولی خاں عثمانیہ اعوان عتہ

دوسرے ورژن المجلد العربیہ کائن العلوم

وخدمات داریت والی قیامیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ

مجلد عربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ

شرح کردہ: شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

عمدہ اشاعتیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ

مجلد عربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ المجلد العربیہ

طبع اول ..... دسمبر ۱۹۹۹ء  
 طبع دوم ..... جولائی ۲۰۰۲ء  
 مؤلف ..... مولانا محمد زکریا خان مدظلہ اعلیٰ



وَالْحَسَنُ كَمَا احْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ (آیہ)

شائع کردہ: شعبہ نشر و اشاعت

جامعہ عربیہ احسن العلوم

مکمل قرآن مجید نمبر ۲ راپی پوسٹ نمبر ۷۶۵۲

Tel : 468210, 4968356

Fax : 4978112

E-mail: ahsan@fscqm.com

www.ahsan-ul-alam.com



# درود و سلام کی شرعی حیثیت

## فہرست مضامین

- فہرست مضامین ..... صفحہ نمبر
- (۱) آیت صلوٰۃ وسلوٰۃ تسلیم سے متعلق بحث ..... ۱۱
- (۲) حریت و تعجب ..... ۵
- (۳) صلوٰۃ و سلام سے متعلق اہل بدعت کے چند مغالطے و رائے کا ذکر ..... ۱۷
- (۴) حجام نے بدعت و افسوس ..... ۱۸
- (۵) بڑھاپی حضرات کے سرو بہ صلوٰۃ و سلام شریعت کے لئے کی بدعت و عمری ..... ۲۵
- (۶) ایک رجم اور اس کا زائل ..... ۲۶
- (۷) بدعت شیعہ کی بحث ..... ۲۸
- (۸) کیف و غنہ ازرائس و تواب ..... ۲۸
- (۹) "بدعت کا معنی" ..... ۳۱
- (۱۰) صرف قرآن ..... ۳۳
- (۱۱) حیوئے تشکیق ..... ۳۳
- (۱۲) اہل بدعت کے مغالطہ اور ان سے بچنے کے طریقے ..... ۳۴
- (۱۳) ایک ضمنی نقطہ اور اس کا زائل ..... ۳۵

- (۱۳) یہ بدعت نہ تو قبل میں ہوتی ہے!..... ۳۷.....
- (۱۵) بریلوی لکھتے قرآنی حدیث میں ایک سادہ سی نگارشی!..... ۳۹.....
- (۱۶) اسلام میں مجدد کا مقام اور پروردگار..... ۴۰.....
- (۱۷) حکومت سے گندارشی سے پیوستہ..... ۴۱.....

.....

## بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العلمین وصلى الله تعالى وسلم على رسوله  
الکریم وصیہ الامین وعلى آله واصحابہ اجمعین و افضل  
الخلائی بعد تنبیہن ومن تبعهم وقتلهم ثمهم من  
المفسرین وفقهاء الذہب - (آمین یا رب العالمین !)

امت محمدیہ ﷺ کا اس پر اعتقاد ہے کہ قرہ و عالم جناب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ  
نبوت میں درود شریف بھیجنا بہت بڑی عبادت ہے اور حقیقت میں ہے کہ یہ موسم کیسے  
اپنے نبی شریف ﷺ کے ساتھ رشتہ جوڑنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے احادیث مبارکہ  
میں آپ نے خود جو تعینات بیان فرمائی ہیں جو احادیث کی تمام مستند کتابوں میں موجود  
ہیں۔ وہ درود شریف اور صلوة و سلام کے تعداد کیلئے کئی کافی کافی ہیں۔ امت  
کے بہت سارے بزرگوں نے اس موضوع پر مستقل کتابیں تصنیف فرمائی ہیں۔ جن میں  
سے شیخ محمد الدین عفاویؒ کی ”المقرب الیہ فی الصلوة علی النبی ﷺ“ اور حافظ ابن قیم  
کی ”جلاء الاسنام فی الصلوة والسلام علی خیر الازمان“ زیادہ معروف ہیں۔

الغرض درود شریف اور صلوة و سلام کو مستد ایسا ہے جس میں کوئی نقایہ اور عیب نہیں  
میں دیکھا گیا۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کے اپنے بیانات کے مطابق جو آپ کی نبوت و رسالت  
کے بڑے معجزات میں سے ہیں کہ۔

میرے بعد بڑے اختلافات دیکھنے میں آئیں گے اور ایسے وقت میں ہم  
بیشکی وسنة لعلنا الراشدین یعنی میری امت اور میرے صحابہ ﷺ جن  
میں سے خلفاء راشدین زیادہ ہی معروف حضرات ہیں، کے طریقے کا  
مضبوطی سے قیاس۔

اسی طرح درود شریف اور صلوة و سلام کے عظیم مسئلے کو بھی بالحدار گردین کیا در اس  
مسئلے کو آج امت کے اذوق اور اتجار کے شیرازے کو نکھرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے  
عذا ہم خالصاً لوجه اللہ الکریم صحیح نقول دین کی روشنی میں اس مسئلے کی تفسیر صدیقی اور نقوی

و تاراجی جیتے عرض کرتے ہیں کہ وہ روزگار کی سہولت کی بدولت کی دلتوں سے خلعت  
منسوب ہو اعلیٰ مساجد، مکتبہ، مدرسہ، اور دیگر ان کی سرپرستی و کرم سے امید ہے کہ وہ  
نہیں اور اور کرم سے چاہنے کی طرف سے کرم سے چاہنے کے لئے ہو اعلیٰ مساجد۔

سچ کل ایک فرقہ کے لوگ تھیں، ان سے پہلے اور ابھی ان کے بعد اور تیس کہیں  
نہر کھودنا۔ جس کے بعد اور بعض جگہ محفل بنانے کے نام پر بھی قطعہ دارانہ کام  
علیحدہ بار سرائے لگانے کے اعلان ہوتے ہیں۔ یہ دیکھ کر کہ وہ تریف جھگڑے ہیں اور  
کھڑے ہو کر پڑھنا۔ وہ سب قصور کرتے ہیں اور میں پر شوہر کی امید رکھتے ہیں کہ ان کے  
پڑھنے کو اعلیٰ منت واجہالت کی مرستہ و شعور ضرور ملے گا جس کی وجہ سے یہ سب کہ اعلیٰ منت  
و اجہالت جیسا کہ ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ دین کے تمام امور میں اپنی اہمیت  
کی منت غائی اور عہد امت کے لیے کوئی کام نہ کر رہے ہیں۔

[illegible]

وفي هذه السنة في شهران احدث الحوضون عطفه  
والاذان لصورة وشيخهم علي بن ابي اسبي الله عليه  
وسلم وهذه اولى ما احدث وكان لأمره ان يختص  
بهم الدين الطهيري.

یعنی ان کے سامنے سونچوں نے ان کے بعد مخلوق و مراسم ایجاد کیا اور یہ کبھی باد  
و ایجاد و ادراک کا حکم دینے والا منتخب نحمدہ علیہ وسلم ہے

یہ روحانیت ایک جامع ذات ہے جسے کائنات کے ہر ذرہ میں اس کے جیسے ہی علم و وسوسہ پہنچا ہے۔ تو تاریخ میں یہ بھی نمود ہے کہ یہ عالم انفسی تھا ملاحظہ ہو اللہ تعالیٰ علیہ السلام صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانیت کی وجہ سے ہر امر اقتدار کے واسطوں سے اس پر ہت کو بند

کرنے کے لئے لوگوں سے کہا کہ اس کے بجائے نئی سنت پر صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے۔ یہی بدعتِ بدست بن زیاد و قس بن سواد کا پھٹ گیا تھا ہوئی۔۔۔ اس سلطانِ وقت نے ایک حاج اور نفع مند کا عقد کچھ میں سے زیادہ اس صلوٰۃ وسلام کی کوئی تاریخ یا روایت نہیں اس کے میں متنبوں میں اس کا ذکر آتا ہے وہاں یہ بھی لکھا ہے کہ ”حدثنا ابی حنیفہ عن ابی اسد“ یہ اس بات کی پہلی علامت ہے کہ یہ روایت کچھ بھی نہیں منسلک نہ کہ یہی جس واسطے پر موقوف ہے وہ جب نئی کتب میں جو پہلے ہی فرما چکے ہیں۔

یا کلمہ ریحانات لا موز فان کل شئ من مدعۃ و کل مدعۃ ضلالۃ و فی روایا کتب ضلالۃ فی النار۔

یہ حدیث اکثر کتب میں موجود ہے یعنی کھڑے ہوئے کاموں میں بدعت ہو گیا۔ جو روایت میں آیا ہے وہ بدعت ہو گیا ہے اور بدعت گمراہی ہے اور گمراہی کا آخری انجام جہنم ہے۔

اس حدیث پر اور حاکم نے بھی ”مدعۃ“ لکھا ہے کہ ”یہ بات میں آتے ہیں کہ ان شاء اللہ تفصیل سے عرض کرنے والا ہوں۔ یہاں یہ بھی سمجھنے کی بات ہے کہ بدعت میں سے علماء علی سنت نے اپنے اپنے اہل بیت میں اختیار کر دیا صلوٰۃ وسلام پر کثرت فرمائی ہے اور اس میں یہ ایسا کیا ہے کہ یہ صیانت پر گزرتی ہے۔ یہ تو کلمہ ہے قرآن و حدیث اور یہ اقوال کے قول کی روایت میں تھانز اور بدعت ہے۔ بدعت میں سے لگے گئے یہ کلمے ہوئے سادہ مسلمانوں کو اور بتاتے ہیں کہ اس سے منع نہیں کیا گیا اس لئے ہم چند بزرگوں کے حوالے سے مخالفت عرض کرتے ہیں۔

”علامہ ابنِ عساکر نے اصل سنت و اجماعت کے دستِ بڑے عالم کھڑے ہیں اور ان کی کتاب امداد میں پر ملوث بھی اتار کرتے ہیں۔“ روایتی کتاب اللہ میں فرماتے ہیں۔

و کذا نکتہ بخفی اللہ پہاغو عما احد تور من حقة

الصورۃ و التسمیۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

ترجمہ: ”مثنیٰ مکرر توں میں چنا ہے نبی کریم ﷺ پر جو صلوٰۃ وسلام پڑھنا ایسا کر کے جس سے ان کو منع کیا جائے۔“ علامہ ابنِ عساکر نے۔



مئی ۲۵۵)

آگے انہوں نے بڑی قسمیں سے شہلیں دے کر سمجایا ہے کہ حضور ﷺ پر درود شریف بھیجا اگرچہ بہت بڑی عبادت ہے مگر شریعت نے جس جگہ نغمہ دیا ہے اور چونکہ یہ بتایا گیا ہے اور حضور ﷺ کے متوفیوں نے بھی اعلان کے ساتھ بلند آواز سے بھی نہیں پڑھا اس لئے یہ عبادت نہیں اور اس سے بچنا اور اس سے منع کرنا بہت ضروری ہے۔

علامہ ابن اثیر افواج نے یہ بھی لکھا کہ یہ صلوٰۃ اسلام کی بدعت جس ملک میں ایجاد ہوئی ہے (مصر) اس کی طرف جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہاں سے تھے انہیں گئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

”واصل احمد انه من قبل العشری وتقدم الحديث عنه

عبد الصلوٰۃ والسلام بقوله الفتنه من ههنا وأشا رالي

المعشری . (علامہ ابو الدغل ج ۲ ص ۲۵۱ ج ۱ ص ۸۰)

علامہ ابن الحاج حرم فرماتے ہیں۔

كيف كان خوف الصحابة رضي الله عنهم .

ترجمہ : صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین دین میں ایجاد کرنے سے بڑے گھبراتے تھے۔

علامہ ابن الحاج علی نے ایک دہم کا بھی ازالہ فرمایا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ صلوٰۃ اسلام پڑھنا قرآن و سنت کی روشنی میں بہت بڑی عبادت ہے اس سے کچھ منع کیا جا سکتا ہے؟

تو ہم جواب دے گے کہ جس جگہ شریعت نے اس کی تعلیم نہ دی ہو اپنی طرف سے پڑھنا عبادت نہیں بلکہ ناجائز ہے اور انہوں نے مثال میں امام ابو الحسن دین علیؒ کی کتاب کے حوالے سے لکھا کہ عبد اللہ ابن عمرؓ کے سامنے ایک آدمی کو بھیج کر آئی اور اس نے پڑھا الحمد للہ و سلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم - حوالہ بالا۔ تو حضرت ابن عمرؓ نے اسے زانا اور فرمایا۔

حضور ﷺ نے ”جھپٹتے دھت نہیں صلوٰۃ و سلام نہیں بلکہ الحمد للہ رب العالمین“ تعلیم فرمایا ہے۔

فور فرمایے کہ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما صرف اس لئے ناراض ہوئے کہ الحمد للہ رب العالمین پر صلوٰۃ و سلام کا اضافہ انہوں نے دیکھا۔ عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ چھپکتے وقت نبی کریم ﷺ سے منع فرما چکے ہیں۔ بلکہ نبی ﷺ نے جو کچھ تعلیم فرمایا اس پر اصرار کیا کہ اگرچہ صلوٰۃ و سلام کی نفل میں کیوں نہ ہو حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی اجازت نہیں دیتے تھے۔

فقہاء حنفیہ کے مشہور محدث علامہ علی ابن سلطان المعروف علی قادری رحمہ اللہ بھی اس مروجہ صلوٰۃ و سلام سے منع فرما چکے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

فما يفعله المودنون الآن تنقيب الاذان من الاعلان با  
لصلوة والسلام مرزاً اصله سنة والكيفية بدعوا لان  
رفع الصوت في المسجد ولو بالذکر فيه كراهة مرفقة

(شرح مشکوٰۃ ج ۱ ص ۲۱۱)

یعنی اذان کے بعد اگرچہ ہر سلطان کو درود شریف پڑھنا چاہیے۔ مگر آج کل مؤذنین نے اذان کے بعد مذکورہ سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا شروع کر دیا ہے۔ یہ طریقہ بدعت ہے اور عہد مسجد میں اپنی آواز سے اگرچہ ذکر اللہ کیساتھ ہو ناگوار نہ ہے۔ واضح رہے کہ یہ شرح ملا علی قادری رحمہ اللہ نے رسول کریم ﷺ کی اس حدیث کے ذیل میں فرمائی ہے۔

اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل ما يقول ثم صلوا

علی۔ (الحديث)

یعنی اذان سننے کے ساتھ ساتھ جواب دہ اور پھر مجھ پر درود پڑھو۔

ملا علی قادری رحمہ اللہ یہ وضاحت فرماتے ہیں کہ اذان سننے کے بعد درود شریف پڑھنا سنت و عبادت ہے لیکن مؤذنین کا وہی آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا ناجائز و مکروہ ہے۔

(نوٹ) اصطلاح فقہ کیجئے وائے حضرات اس وقت اے میں نہ پہنچی کہ فقہ کرام و فرمایا ہے ہم کیونکہ قلوبی عالمگیری میں یہ اصول موجود ہے۔

والسروى من حمد رحمة الله تعالى نصاً ان كل

مکروہ حرامہ (مذکورہ ہر قدری ناگھیری ۵ م ۲۰۸)

یعنی حضرت امام محمد رحمہ اللہ سے یہ وضاحت مروی ہے کہ ہر مکروہ حرام ہے۔

نیز فقہاء کے ہاں یہ فائدہ بھی موجود ہے کہ اگر کمرہ یا کمرہ کے یا قباب  
تھکر کر کیا جائے تو وہ بھی، جب حرام کو کچل جاتا ہے۔ مثلاً صومع لاصہ اور واکھو  
مع الاستعداد اور تہذیب و روایات کا بھی یہی حکم ہے۔

علامہ ابن عساکر شافعی نے لکھا ہے۔

انه حرام لما صبح عن ابن مسعود رضى الله تعالى عنه،

نه اخرج جماعة من المسعود بسند حسن وبشروط علمي

النبي صلى الله عليه وسلم حبراً وفان لم من اراكم الا

مبتدعين (تذاتی شمار ۵ م ۲۵۵) من جود و تاذاتی شمار ۵ م

۲۸-۲۹ طبع مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ (پیشین)

یعنی مسجد میں، اور زور سے زور یا صلوة و سلام پڑھنا حرام ہے کیونکہ حضرت ابن  
مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت میں ملتی ہے کہ انہوں نے ہم لوگوں کو ایک جو مسجد نبوی  
صلی اللہ علیہ وسلم میں مل کر بعض روایات میں ہے حسب بائندہ کر ذکر اور صلوة و سلام، اور زور سے  
پڑھ رہے تھے تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ میں تم کو بد مئی سمجھتا  
ہوں اور ان کو مسجد نبوی سے باہر نکالا۔ یہ واقعہ شافعی کے علاوہ لفظ نقل کے مشہور تاذاتی  
میں بھی موجود ہے۔ (تذاتی شمار ۵ م ۲۵۵) علی نقض ۵ م ۲۵۵-۲۵۶ فقہیہ بائندہ  
کوئٹہ (پیشین)۔ خود لکھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ذکر اور زور سے پڑھنے کو  
کتنا بد جرم سمجھتے تھے اور ان کو مسجدوں میں نہیں چھوڑتے تھے جن لوگوں کو واقعی رسول  
کریم صلی اللہ علیہ وسلم صاب کرام رضی اللہ عنہم سے محبت اور عشق ہے۔ ان کو اس واقعہ سے عبرت حاصل  
کرنا چاہئے کہ جس کام کو ان محبت کرنے والے نے ایسی چٹائی کا زور لگا کر بد مئی کو  
مسجد کرام رضی اللہ عنہم سے لے لیا ہے اور ایسے لوگوں کو صاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم دشمنان دین سمجھتے  
تھے اور انہیں مسجد سے نکالتے تھے۔

فائدہ ۲: یہ بات تو مزاحمت و روایت سے ثابت ہے کہ یہ زور سے صلوة و سلام پڑھنے

و اسے صحابہ پر گرا کر رکھے کیونکہ انکی مصالحت نے کبھی بدعت نہیں کیا نیز صحابہ نے صحابہ کو  
 کبھی بدعت بھی نہیں فرمایا۔ اگر یہ کہا جائے کہ صلوة، حرام، مردہ کو نہ دے، بدعت کے بعد اربعہ ہو  
 اور بیرونہ کہ وہ صلوة، قدامت ان سے ہو تو یہ بیعت وہ بدعتیں ہیں جن کے لئے انہوں نے  
 کئے؟ تو انہوں نے عرض ہے کہ علم بدعت کبھی والے اس کو یا تمنا کبھی نہ کرتے ہیں۔ یہ بدعت صحیح  
 حادث نہیں اور۔ ہے کہ جو صل قیامت میں غلام ہوگا، اگر صحابہ و اہل بیت سے حدیث  
 قبول کرے گی۔ کہ اپنے زمانے میں انہیں کوئی بزرگ سے صل ہاتھ پاؤں میں بٹکوا ہوا، کھڑے  
 اور جب یہ اللہ جل جلالہ نے کریم ﷺ کے ساتھ بیان کیا تو آپ نے بھی اللہ جل جلالہ سے فرمایا کہ  
 انھیں ان حدیث کے بدل میں نئے حدیث سے لکھا ہے کہ بدعتوں نے انھیں حدیث کے  
 صحابہ اہل بیت کی حدیثوں میں ملو اور یہ بات ہے کہ اصحابی طریقہ یہ ہے کہ وہ بدعتوں کے  
 اپنے انکار کا دعوت سے بدعت کا رخ ہو گا کبھی نہ بدعت نہیں۔

## آیت حدیث اعلیہ و سلمو اتسلیموا سے متعلق بحث

عام عربی اہل بدعت کی طرف سے یہ بات کہیں کہیں سے جو انھوں نے اپنے قریب  
 انہوں اور قوموں میں ہیں کہ صلوة و سجدہ، ان کے عقائد، عقیدہ، عقیدہ اعلیٰ  
 اچھے۔ ہے بلکہ اسے برے سمجھتے ہیں اس وقت بھی میرے ساتھ صلوة و سلام کے نہ رکھا  
 انھیں۔ ہے جو ان علوم اور یہ صلہ و شفا، فیصلہ دلوں کے کہ پانی کی طرف سے شائع  
 کر دیتے۔ ہیں۔ شکر و سپاس بھی شکرین سے لے کر خوشی کے اس آیت کو موصوعہ کہ جو از  
 موت کہنے کی حدیث کی تھی ہے۔

اسی لئے اہل بدعتی طور پر چند گزارشات بھی جائیں اور یہ آیت اربعہ جناب نبی کریم  
 ﷺ پر نازل ہوئی ہے اور سب سے پہلے جناب نبی کریم ﷺ کی زبان نبوت سے صحابہ کرام  
 اسی کے سننے والے ہیں۔ جو ان کے نبی کریم ﷺ سے بدعت و قرآن پر کبھی سمجھتا ہے، کوئی نہیں  
 ہوتا۔ اسی طرح صحابہ کرام سے بدعت سے بدعت قرآن کریم میں مل کر سننے والا کوئی نہیں ہو سکتا۔  
 آیت کریمہ نے ان حدیث کے بعد بیان کرتی حدیث میں نوید ہے کہ صحابہ کرام سے بدعت  
 نے جناب نبی کریم ﷺ سے پہنچا۔ انھیں بدعت کے خلاف میں ہے۔

فدا یا رسول اللہ کعبہ صلوة علیکم اهل البیت

قَالَ اللهُ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ - نَسَمِ عَلِيَّكَ قَوْلَ غَوَاةِ الْمَلِكِ حَسَن

عَلِيٍّ مُحَمَّدٌ وَعَلِيٌّ آلُ مُحَمَّدٍ رَضَوْنَهُ - مَحْمُودُونَ - (ص ۸۰)

یہاں چند باتیں سمجھنے کی ہیں۔ (۱) آیت کے لڑوں کے بعد صحابہ کرام بیٹھے نے بھی کریم ﷺ سے درود شریف نہ پڑھا۔ اسے میں پوچھتا ہوں (۲) کتاب نبی کریم ﷺ نے درود امیر اہل بیت علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے یہ عجیب بات ہے کہ صحابہ کرام بیٹھے ہو سب سے پہلے درود عثمانیوں سے شروع کرتے انہوں نے اپنی طرف سے درود امیر اہل بیت کی کوشش نہیں کی بلکہ اس سلسلہ میں بہت سی کریم ﷺ سے براہ راست قبائلی معلوم ہوا کہ درود شریف کوئی بھی اپنی طرف سے نہیں پڑھتا۔ اور انہی طرف سے مذکورہ تو قرآن کریم کی آیت پر عمل کرنے کے خوف ہو گا۔

(۳) کتاب نبی کریم ﷺ نے بھی صحابہ سے یہ نہیں فرمایا کہ میری عزیزیت و معیت میں ہر چاہو الفاظ بناؤ۔ درود و تحلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ ہوں یا معیت میں رحمت پر انہوں نے سلام کے الفاظ ہوں۔ بلکہ نبی کریم ﷺ نے درود شریف میں نہ فرمایا۔ معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ کا مذاق یہی ہے کہ میری عزیزیت و معیت میں ہر مافیہ جو سنی جہ کہ میرے بتائے ہوئے طریق کے مطابق مجھ پر درود شریف پڑھا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ کتب احادیث میں درود شریف کے چھٹے طرق آئے ہیں وہ اسلحہ حسن علیی علیہ السلام ہے۔ جن علماء اہلسنت نے صرف صرف یہ کہہ دیا ہے کہ اگرچہ الفاظ سے درود پڑھا جائے۔ مگر قرآن میں انہیں نے الفاظ آئے ہیں تو قرآن کریم کی آیت پر بھی عمل نہیں ہو گا۔ درود بھی نہیں کرائے گا۔ مغیرا بن حنفیہ علامہ آلوسی بغدادی سے فرماتے ہیں:-

وَمِنْ تَقَرُّرِ ظَاهِرِ إِرْشَادِهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَامُهُ يَا هُم

أَلِيَّ جَلَّتِ الْعِدَّةُ عَلَيْهِ مِنْ اللَّهِ تَعَالَى شَانَهُ إِنَّهُ لَا يَخْصِي

مَنْتَهُنَّ الْأَمْرَ إِلَّا مَا فِيهِ صَلَاتُ ذَلِكَ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ وَبِكُلْفِي

تَلَهُمْ دَسَلْ عَلَى عَمَلٍ لِأَنَّهُ لَمْ يَنْفَقْ عَلَيْهِ الرُّؤْيَا

(فی سبیل اللہ، (تفسیر روح المعانی ج ۲ ص ۷۸-۷۹)









سنن (اری میں صریح حدیث میں مودت ہے۔ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا ملائكة يسألون في الارواح الا من يؤمن بها عن امير المؤمنين (سنن دار البیروتی ص ۱۲۵)

ان میں اور صریح احادیث مبارکہ کی روشنی میں یہ بات معلوم ہوئی کہ نبی کریم ﷺ تک امت کا سلام فوضوں کے ذریعہ پہنچا جائے اس لئے دوسرے یہ کہنا کہ نبی کریم ﷺ نمازی کے سامنے خود تشریف لے جاتے ہیں اس قدر بے لاجور اور بے رحمت و حری ہے ان کے انصاف کے لئے یہ بات بھی غور و خفا کی کہ اس طرح کرنے سے صحیح احادیث سے عداوت پیدا ہو جاتی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی اس قدر بے حرمتی اور بے لاجور کی بات ہے کہ آپ ایک اولیٰ ہستی کے سزاوارتھے کے لئے جو معارف رحمت فرماتے ہیں۔ حالانکہ اس بات کے ترہ نور نماز کے اندر موجود ہے۔ لہذا جو حکم آئے ہیں مزید عرض ہے کہ "اللہم صل علی محمد و آلہ" جیسے قلاب پرچہ اور قوتار کے درجہ میں اس کو غمخوار و معرہف ہو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ آپ تک درود و سلام پہنچا جاتا ہے آپ پرگز ہرگز خود تشریف فرما نہیں ہوتے۔

ناظر اگر کفر سے جو کہ صلوٰۃ و سلام پر ہونا کوئی عبارت بولی تو نمازی کو حکم نہ آتا کہ سلام عیث لہذا ایسی پڑھتے وقت کفر سے ہو جایا کر۔ بلکہ نمازی کو یہ حکم ہوتا کہ رکعت بعد میں کر دو اور سر پہلے چٹائی کر۔ جو معصوم ہوا کہ صلوٰۃ و سلام کے آداب میں سے روضہ رسول ﷺ کے علاوہ دوسرے مناجات پر کفر ایسا نہیں ہے۔

راہبانیہ لوگ صلوٰۃ و سلام پر وجہ کفر۔ ہونے کے علاوہ زور زور سے بلکہ نالواں ایٹھروں میں پڑھتے ہیں ان کے بعد بھی اور زیادہ کے اندر بھی اور کہتے ہیں کہ "سبحانک یا جبار واکبر" اگر یہ پڑھتے ہیں تو یہ اور تباہ و تاراج ہے بلکہ تخریب فرماتے ہیں تو زور زور سے صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی مہربانی میں بعض قرآن حرام و فحش ہے۔ بلکہ بعض قرآن ان کے لئے تمنا غالی مشائخ اور برباد ہے جسے خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ کہ اے ایمان والو! نبی کریم ﷺ کی قوازم پر کہ پڑھو اور ان کو اونچا نہ کرو۔ ان خوبصورت اعمال کے و انتم لا تشعروا (سورہ بقرات) کہ اگر تم نے اپنی زبانیں اونچی کی تو تمہارے سر سے اٹھائے ہو وہ جہنم کے اور نہیں پڑھیں گے اور تمہیں پتہ بھی نہیں چلے گا۔

اسی صحت کے ذیل میں مفسرین قرآن نے لکھا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی مہربانی

میں اولیٰ کمان سے پڑنا ہے اولیٰ ہے جس سے نہیں پڑا۔ جو بدعتی ہیں بلا شک۔ وہ۔ (تفسیر روح المعانی دفعہ اولیٰ صفحہ ۳۰۰ ص ۳۰۰) شرح شکار فیہ (عند المصنف و السلام علیہ السلام) یا رسول اللہ! اللہ کے الفاظ گزرتے ہو کچھ عباد اور دور سے سلام پڑھا جس کے سبب شریعت ۱۰۱ میں کئی روشنی میں بالخصوص اہل سنت و انجما کے نزدیک نامزد بدعت اور حرام ہیں۔

## صلوٰۃ و سلام سے متعلق اہل بدعت کے چند مغالطے اور ان کا زوال

امامی مذکورہ بحث کے حقیق میں حضرت نے اہل بدعت کی کتابیں نہ دیکھی ہیں وہ یہ نہ سمجھیں کہ سلام مروجہ کن لوگوں نے ہو کر شریف نہیں کہ ہے اس میں کچھ مشہور مستخرج مولوی تھیں۔ اکالوی کہتے ہیں۔ ”اسم عورت پر طعن بدعت ہو گیا کہ یہ دور، شریف، حسب و آدم سلام عینت یا رسول اللہ پڑھنا جائز ہے۔“ (ملاحظہ ہو راہ حق ص ۳۰)

بھلا اگر بدعت نے یہ بھی کہا ہے کہ چونکہ علماء نے لکھا ہے کہ تہجیبت کے دوران انبیاء اور حکایت جو معراج میں واقع ہوئی ہیں ان کا ارادہ نہ کرے بلکہ یہ اللہ کے بطور انکاء کے پڑے۔ اس سے یہ سمجھ لو کہ یہ کیا غلطی سے ملتا ہے ہوتا ہے۔ نہ اگر اس کو مطلب یہ ہے کہ چونکہ یہ الفاظ اتنی عبادت کے حوالہ پر جاتا ہے جس نے اللہ جس بظاہر اپنے فرشتوں کے ذریعہ اپنے نبی رسول کو یہ انداز پہنچاتے ہیں اور روز و رات کا کتاب نصیب ہوتا ہے سو بالکل رستہ کہ کسی عاجز نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ خیال اور حکایت میں ہے بلکہ اخبار اور حکایت جو رائے دے پڑے گا کہ ہے۔ (المختار ص ۱۰۱) جبکہ اللہ جل جلالہ نے اپنے پیغمبر اور ہر مومن کو نسبت قرآنی۔ وہ بطور حکایت کے ہیں لیکن پڑھنے والا جب پڑھنے صاف ثابت ان کا ثواب ملتا ہے اللہ اس کے حق میں یہ انشاء بھی ہے قرآن کا لفظ کے مسر عام ۱۴ ص ۱۴ کا لفظ لیتے ہیں کہ جن عبادت میں سر۔ تہجد کا بھی مکمل لحکامیت ہو تاوار، نہ۔ ہم سا عبادت عبادت بلکہ حکایت ہی صریح لفظ۔ مراد ہے ملاحظہ ہو۔ (حکیم انوار ص ۱۰۱) بلکہ کا ہی صاحب نے اس کو حقیقی بات کہا ہے سر



کو حکایت معراج قرار دیا ہے (جیسا کہ تمام شروحات حدیث و تفسیر فقہ میں مخرج ہے) جبکہ اس کا جواب دینے سے کافعی صاحب نے جس ہوئے اور سب و نسب پر انہیں اپنے ہندوں سے دہشت میں ملا ہے اس کا فریضہ بھی ادا نہیں کیا تو ظہر حدیث کے اصول کے سلسلہ میں غور سے کھائے گئے اس غور ذہنی میں یہ ہوئی انہوں نے کہ ہر آدمی کے میں وہ ملاحظہ ہوں۔ فرماتے ہیں محققین کا سلام تشدد کو وقفہ معراج کی حکایت قرار دینے کا نہیں ہے۔ اپنے اصول و صدائیت کے خلاف ہے نہ کہ وہ طریقاہ اشراق کی انکارِ روایت کو نہیں ملتے جلتے جسے عند موجودہ ہو۔ آگے انہوں نے حضرت مولانا غفرلہ شاہ صاحب کے عربی شہداء کے ذمہ لے سے لکھا ہے کہ حضرت نے عربی شہداء کو فرمایا ہے ولکنی لم أجدهم عند حدیثہ و اینہ اور اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کافعی صاحب نے اپنی طبیعت پر اس طرح فرمائی ہے کہ ہم اہل باب فضائل و مناقب میں ان روایات کو تسلیم کرتے ہیں جن کا عند انہوں سے نہ ہو۔ مگر ملانہ محمد شہین یا فقہاء معتزلیہ و دیگر علماء معتزلہ طبع نے انہیں قبول کیا ہو۔ (تسکین الخواطر حصہ اول ص ۷۷)

کافعی صاحب نے اس تنقید میں علم و ادب کا ذکر فرمایا ہے اس پر کافعی صاحب نے اور ان کے ہم مسلکوں سے شکوہ کرنا تو عائشہ سے توقع صبر کرنے کے مترادف ہے۔

۔۔۔ کو شش ہے فائدہ امت و ہمد نہ میرے کو۔

البتہ حضرت امام غزالی جیسے امام با اہمیت و تصوف کے حال پر رحم ہے جن کے مقدس لقب فرمایا تو آج روز انہوں پر پچاس کیا جا رہا ہے۔ کافعی صاحب کا یہ کہہ کہ علماء ذہنی سنت مسند و روایت علی الانطلاق کی انکار و دہشت کو نہیں ملتے جن کی نزد موجودہ نہ۔ یہ علماء حق پر انتقاد اور بے مروتان عظیم سے چونکہ علماء روایت خود کے بارے میں احکام و عقائد میں اگرچہ تمامین محمد شہین کے اصول کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ لیکن جن فقہاء و محدثین کے علم پر اعتماد ہے۔ اگرچہ ان کے ہاں اس کی سند نہ ہو تو انکی روایت دہرے ہاں قابل قبول ہے۔ جیسے فقہ حنفی کی مشہور و معتبر کتاب ہدایہ کی جنس اعانت کا حال ہے جن کی سندیں محمد شہین کے قواعد کے مطابق نہ ہو مگر وہ جیسا یا لپیچہ پیر۔ جس کی تفصیل بعد از ملاحظہ کے نسب۔ اراہ میں موجود ہے۔

فقہائے معتزلیہ میں بھی تشدد ہے کہ علم پر اعتبار کیا جاتا ہے۔ نہ جانے کافعی صاحب کو مطلق و متعبد کی تعریف معلوم نہیں یا وہ بچے ماننے والوں کو اس طرح انکاروں کے





جلنے حالانکہ سارے فائزات کے کالمین پر نیت ایک طرف اور آپ ﷺ پر سلام کی نیت  
دوسری طرف ہوا۔ اے نبی و صلی اللہ علیہ وسلم۔ مگر چونکہ جناب نبی کریم  
ﷺ کی آمد قدس کا کوئی بھی مسلمان بھی کامل نہیں ہوا اس لئے کسی کتاب میں نمازی  
خداوند ہم پر یافتہ کی منقرا ہو۔

الغرض کسی کو بھی یہ اجازت نہیں دی گئی کہ جناب نبی کریم ﷺ پر سلام پھیرنے  
وقت مقام اور صحت بھیجے کی نیت کی جائے معصوم ہوا کہ یہ عقیدہ بہت زمانوں بعد کا ایجاد  
کر رہا ہے جو کہ ترکین و سنّت اور بعض امت کی روشنی میں شد و باطن ہے مریض تحصیل کے  
لئے ملاحظہ ہو۔ (مجموعہ محمد (ج ۱ ص ۱۰-۱۱) مجموعہ مرحسی (ج ۱ ص ۳۰) فتح القدیر  
(ج ۱ ص ۲۷۸) کتاب (ج ۱ ص ۱۰۸) غنیہ (ج ۱ ص ۱۷۸) تجلوی المکی (ج ۱ ص ۱۰۸)  
ص ۳۵۴) 'دقائق المصباح' (ج ۱ ص ۱۲۱) کتاب المغنی علی قواعد اللہ (ج ۱ ص ۱۰۸)  
(۱۶۶) 'خاصۃ العباد' (ج ۱ ص ۵۹) 'تذوئی عاتقیری' (ج ۱ ص ۷۷-۷۸) 'طحاوی علی الدرر' (ج ۱ ص ۲۲۰) 'طحاوی علی الرزاق' (ج ۱ ص ۱۳۹) 'رد المحتار'  
(ج ۱ ص ۳۵۴) (ج ۱ ص ۲۵۵)

النا تمام کتابوں میں یہ مسئلہ تحصیل کے ساتھ لکھا ہوا ہے جگہ بہت سارے فقہاء  
نے یہ بھی لکھا ہے کہ موجود مسلمان صالح النہج اور مقرب ملک کے علاوہ کسی اور کی نیت  
نہ کرے چنانچہ حلی کبیر ص ۲۲ میں ہے کہ درمہ غیر ہوا ہی طریق نورانیہ میں  
ہے۔ و بہ السفر علی الملائکۃ فذا نور الایضاح اس آیت پر بیشتر فقہاء  
کرام نے تفصیل البشر علی الملائکۃ کا مسئلہ بھی نہیں لکھا ہے جس میں انبیاء و رسل کا بھی تذکرہ  
ہے۔ مگر یہ کسی نے نہیں لکھا کہ نمازیوں کو انبیاء و رسل کی بھی نیت کرنا جائز ہے یا  
نہ کہ مرقی وغیرہ میں ہے کہ جو فرشتے نمازی کے پاس (پیشانی کے اوپر) درود شریف کہنے  
کے لئے بیٹھے رہتے ہیں فرشتوں میں ان کی بھی نیت کرے مگر یہ کسی فقہ نے نہیں لکھا کہ  
درود بخانے کی کیا ضرورت آگے گذار ﷺ خود موجود ہیں۔ سب سے پہلے ان کی نیت  
کی جائے۔ یہ فقہاء کے اس حلقہ مسلف کے واسطے سے کالمین مناسب اور دوسرے ان کے  
ہم خیال حضرات سے لٹول کرتے ہیں کہ وہ ان تمام روشنی و دلائل کی روشنی میں فکر آخرت  
کو محو کا خاطر رکھتے ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے ان شب درود مسلمان جیلہ پر نظر کرتے ہوئے  
جو آپ ﷺ نے امت کے عقیدے اور عمل کو ترک و بدعت سے بچانے کے لئے کر دیا

ہے۔ چنانچہ حضرت سے دل سے غور فرمائیں اور فکر ان کی سمجھ میں بلاشبہ اتر گئی تو بغیر خوف و لرزہ  
تلاش کے واقف ان الفاظ میں درست عقیدہ اور عمل کا عائد فرمائیں۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد  
گراہی ایسے سو قحوی پر ہلکا کامل رہنا ہے۔

ان العبد اذا اذنب ذنباً ثم تاب نوبة ثاب الله عليه  
رواہ البخاری .

یعنی بدلہ جتنے بھی گنہ اور برائیاں کر چکا ہو لیکن جب وہ اپنے رب کے  
مصور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔

ہم نے علامہ اموی اور ابن نجیم کے حوالے سے دو بہت سارے علماء اہلسنت  
کے حوالوں سے یہ عرض کر دیا ہے کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے  
الفاظ نبی کریم ﷺ کے تعلیم کردہ نہیں ہیں۔ اس لئے کسی صحابی نے کبھی بھی نبی کریم ﷺ  
کی عدم موجودگی میں ان الفاظ کو درود و سلام کے طور پر نہیں پڑھا مولوی محمد شفیع اذکار دہلی  
نے اور دوسرے لوگوں نے شجرہ ہجری طرف سے یہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا  
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوشش کی ہے وہ غیر حجت ہے چونکہ وہ تو ولایت نبی کریم ﷺ  
کا تعلیم کردہ نہیں ہے۔

علامہ (سیرت حلبیہ ج ۱ ص ۳۶۱) کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے سیرت حلب  
میں یہ روایت کے الفاظ سے ہے کہ کفر و دل کی علامت ہے۔

علامہ نسیم الریاض کے حوالے سے اذکار دہلی صاحب سے نقل کیا گیا ہے نسیم  
الریاض کے حوالے سے اذکار دہلی صاحب نے جو لکھا ہے صحابہ کرام الصلوٰۃ والسلام  
علیک یا رسول اللہ پڑھتے تھے اس کی بھی سند قاطب ہے۔ علامہ انس یہ بھی کہہ جاسکتا  
ہے کہ وہاں یہ الفاظ ہیں والمقول فی تحیۃ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی نبی کریم ﷺ  
کی سبوح وکی شہ سحاب اس طرح پڑھتے تھے چنانچہ آپ کی موجودگی میں الصلوٰۃ  
والسلام علیک یا رسول اللہ یا السلام علیک یا نبی اللہ آ کر پڑھا کیا؟ امی کی  
مثبت علامہ موجودگی کی ہے اور یہ عمل بھی ہے چنانچہ مدوختہ منورہ پر بھی اس تقریب کے  
تحت ان الفاظ سے صلوٰۃ و سلام پیش کیا جاتا ہے۔ لیکن درود دراز اور نبی کریم ﷺ کے  
رد و خ کے علاوہ کسی اور جگہ نہ تو صحابہ کرام یہ الفاظ بطور درود شریف کے پڑھ چکے ہیں اور



نہ تو فتح القرون کے صلواتوں نے اور نہ بعد کے حضرات معتدین نے بلکہ یہ سب حضرات اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذِ مشعلِ درود شریف پڑھتے تھے۔

چنانچہ قاضی عیاض نے اپنی مشہور کتاب شفا میں بہت حد تک صحابہ اور بزرگان دین کے درود شریف لکھے ہیں اور وہ سب کے سب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ اور کافری صاحبِ قیود کو یہ شبہ تھا یا ان کی طرف سے یہ مخالفت تھا کہ درود ابراہیمی نماز کے علاوہ نہیں پڑھا جاسکتا تاہم یہ صحیح نہیں ہے۔ یعنی کی جس روایت کو اوکاؤنی صاحب نے منقول بنایا ہے اس کے مقابلے میں بخاری و مسلم کی صحیح ترین روایات سے نماز کے علاوہ دوسری جگہوں پر درود ابراہیمی پڑھنے کو پسند فرمایا ہے۔ چنانچہ علامہ سمہوری فرماتے ہیں۔

والذی احتارہ لنفسه اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (رقمہ الولاحج ۲ ص ۱۴۰)

تیرا اہل کے نبی ﷺ کو یہ درود و سلام سب سے زیادہ پسند ہے اس لئے تو نماز میں تجویز کیا گیا ہے۔

الغرض امتِ محمدیہ ﷺ کے علماء اور اولیاء کاس پر اتفاق ہوا ہے جو درود نبوی کریم ﷺ نے تعلیم فرمایا ہے وہ سب سے افضل ہے اسی کے ہم معنی درود و سلام بھی بزرگان دین پڑھ چکے ہیں جس کو صحابہ کرام نے اپنی معنی قرار دیا کرتے ہیں فرماتے ہیں۔ مکر الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ یا جنار و نہ منار کے علاوہ عینت نہیں ہے۔ ومن ادعی فعلیہ الاثبات۔

میں فریقِ مخالف کے بعد سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ وہ ادھر ادھر کی لائیں باتوں سے اپنے دل کو نہ بھلا دیں اور امت کے سادہ مسلمانوں کو جو کہ نہ دیکھ سکتے ہیں تمام تر توجہ حقین کو اس طرف مبذول فرمادیں اور غیر القرون میں کسی مستند اور معتد سائنات سے ثابت کرا دیں کہ انان سے پہلے یا انان کے بعد یا نماز فجر یا نماز جمعہ کے بعد کب اور کب یا در اس نے کڑے ہو کر انصلوۃ یا السلام علیک یا رسول اللہ اور یا سلام علیک یا نبی پڑھا ہے۔ تحقیق کرتے وقت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا منہ سے سلام و درود سے پڑھنے والوں کو نکلنے کا واقعہ بھی ذہن میں رہنا چاہیے تاکہ تحقیق دہلی اور بر محل ہونے کے علاوہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خلاف نہ ہونے پائے۔

بریلوی حضرت کی مروجہ صلوٰۃ و سلام ثلاث کرنے کی ہٹ دھرمی

اوکاڑوی صاحب نے صلوٰۃ و سلام کو چار ثلاث کرنے کی جہ کو بخش فرمایا وہ ملاحظہ ہو وہ جب کسی صحن سے بھی یہ ثلاث نہ کر سکے کہ غیر انعمون میں نبی کریم ﷺ کے دوسرے اطہر کے علاوہ دروازہ ظلوں میں مسلمان دروازہ ابراہیمی کی جگہ مروجہ صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں تو یہ ایک نکتہ ان کا رہنما انجام دینے لگے انکار و انشور و اس کا ثبوت مطلق ہے اور صلوٰۃ علیہ وسلم صلوٰۃ میں مطلق ہے۔ فقہ حنفی کا کہ ہر وہ دروازہ شریف اور سلام جو شریعت میں منع نہیں وہ جائز ہے۔ (راہ حق ص ۲۴-۲۵)

اوکاڑوی صاحب نے جس طرح قیاس فرمایا ہے وہ اپنی جگہ اثنا بھاری ہے کہ شاید موجودہ زمانے کے جہد میں بھی مل کر اسے نہ اٹھا سکیں مگر کیا کیا جائے کہ حضرات معلوم کرام رحمہ اللہ نے صواعب و سلوٰۃ کو کذا و انتہی پر قیاس کرنا نہ کے بجائے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ ہم صلوٰۃ و سلام کیسے پڑھیں اور فقرہ عالم ﷺ نے بھی کلمہ و اشور و اپر قیاس کرنے کا نظم دینے کے بجائے الحمد للہم صل کے الفاظ تعظیم فرمائے۔ اوکاڑوی صاحب کی تحقیق پلا کو کسی کتاب گھر میں آدرازی کرنے کے بجائے اس کے لئے مخصوص میں یہ قیاس کی شریعت ملاحظہ کی جائے۔

۵۔ میں محل و دانش پیادہ گریں

دیہ بھی ان حضرات ہی کھاتے پینے کے سلسلے میں جنور طحا اور اسی کو اوکاڑوی صاحب کا محدث بنانا عجیب سے علاوہ غریب بھی ہے۔ کچ کھا گیا ہے کہ بھوکا ہر جگہ سے روٹی بچنے کی آواز ملتا ہے۔

اوکاڑوی صاحب تو اس دنیا سے تشریف لے چاہتے ہیں۔ مگر ان کے یہ ہر نعرات موجود ہیں اور اس قسم کے مخالفوں میں جکڑ ہیں۔ انہیں اگر محمد وین کی کتابیں دیکھنے کا وقت نہیں ملے تو کم از کم ارباب اللہ جن کے ساتھ عشق و محبت کے یہ دعویدار ہیں ان کی کتابیں مطالعہ فرمائیں تاکہ غابات اور نبات کے درمیان فرق کر سکیں۔

سکے الخ احمد مہندی بنیں یہ لوگ بھی مجدد اللہ علیٰ ہم کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی یہ کہے کہ سہاوت پر اکتفا کرنے کو بدعت کہتے ہو کیونکہ اس مبارک زمانے میں نہ تمام موجودہ زمانے کے بہت ساری چیزیں جیسے مختلف قسم کے کپڑے، شل،



سنّت کی کتابوں میں موجود ہیں اس لئے ان کو عبادت نہیں کہا جاسکتا۔ بلکہ عبادت کو عبادات  
 کہا اور درحقیقت اس کی عبادت سے انکار کرنے کے حوالہ ہے۔ نیز کیا یہ لوگ اپنے ان  
 بدعات حسد کے بارے میں یہ برہاشت کر میں گئے کہ ”برہین قطعیہ“ اور ”مبنی بر عرف  
 و عبادت اسے“ نہ برہین و ملت۔ اگر من کے نزدیک بھی نہ تو ان چیزوں کا دین سے کوئی  
 تعلق ہے اور نہ دین و ملت کے بھی ہیں تو پھر مسلمانوں کو کیوں لڑایا جا رہا ہے۔

بے خردی ہے سبب نہیں غالب  
 کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

افسوس کہ عمر بھر اولیاء اللہ کے ہم پر کھانے والے ایک طرف تو اپنے آپ کو  
 بزرگان دین کے خانے والے قرار دے رہے ہیں مگر دوسری طرف حضرت محمد الف جلی  
 نیچے کالی دلی اللہ کے ارشادات سے انحراف اور ہٹ و عمری برت رہے ہیں۔ اگر علماء  
 و پوئلہ سے ہمیں اللہ واسطے کا بیر سے تو چلے جز کو آپ بھی محمد و حسین کرتے ہیں ان کی  
 اطاعت کر لیجئے متعدد تبرعات سے بچا ہے۔

الحکمة ضالة المومنین انما وجدھا فهو الحق  
 بانجلاھا۔ (انہدیت)

راہیم ترا از حج مقصود نہائی

برعت حسد کے نام پر نئی عربیہ بیعت کی مبارک سنتوں سے منحرف ہونے والے  
 اولیاء اللہ کے خلاف ستمگرے کئیہ میں ذرا اپنا عقیدہ مظاہرہ کریں اور محمد و صاحب کی یہ  
 عبادت بار بار پڑھیں۔

”حسد و بدعت حسد یک دیگر نہ وجود کیے مستلزم نفی دیگر نیست“ یعنی  
 سنت اور بدعت آپس میں متقابل ہیں۔ بدعت کا مان لینا سنت کی نفی کرنا  
 ہے۔ پس عبادت راحۃ گوید یا امت مستلزم رفع سنت است۔ یعنی  
 بدعت کو حسد کے یا سبب بہر حال سنت کو ختم کرنے والی ہے۔ (مکتوبات  
 امام ربانی و متداول حصہ چہام ص ۶۷)

ہر کہ عاشق شد آفرچہ نادمین عالم است  
ناز کی کے راست آید بد مجاہد کشید

پرعت حسنہ کی بحث :

عن جابر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
وسلم لما بعد فان عیر لمحدثت کتاب اللہ و غیر اللہ  
عدي محمد.

یہ لوگ بدعت حسنہ کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ کاش کہ آپ علم مطلق کا پورا مسئلہ صحابہ  
نوبی پر پڑھ چکے ہوتے تو آپ کو کلی طور پرئی کا فنی معلوم ہوا ہوتا مگر جن لوگوں کو نبی  
صوم ﷺ صاحب دینی محمد رسول اللہ ﷺ کا امتداد عالیہ کل بدعت ضلالہ پر امتیاز  
نہیں ہے اور وہ حیو کے پردے پاک کرتے ہوئے بدعت کو حسنہ سمجھنے کے قائل ہوں وہ  
بھی بھی کام کا یہ گوشیں کھیں گے۔

ایک مخالطہ اور اس کا جواب :

اول بدعت کو حسب قرآن و سنت میں کوئی چیز نہیں ملتی تو حضرت فخر بن اعظم رحمہ اللہ کا  
جملہ ہوا میں نے رکوع کے بارے میں فرمایا تھا "نعمت البدعة هذه" سو گزارش ہے  
کہ اولاً تو رواج سنت رسول اللہ ﷺ ہے اہل سنت کی سب کتب فتاویٰ مالکیری میں ہے۔

وہی سنت رسول اللہ ﷺ و قبل میں سنت عمر رضی اللہ عنہ

والاولیٰ اصح. (مالکیری ج ۲ ص ۱۱)

یعنی حق اور صحیح یہ ہے کہ میں رکعت تراویح باجماعت بھی رسول اللہ ﷺ کی  
سنت مبارکہ ہے۔ شیخ رسول ﷺ کو کہیے بدعت کما چاہتا ہے بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے  
فرمایا کہ لئن کانت هذه بدعة لتعمت البدعة۔ یعنی اس سنت رسول ﷺ کو کوئی

پرعت مجھے تو پھر یہ بھڑکی مروت ہے۔۔ مطلب یہ ہے کہ بدعت ہے ہی نہیں۔ یہ روایت کثر العمل میں بخاری کے باب علی الاتصال میں ۱۱، جعفر قزلباشی کی متن میں اور اسی طرح ابن سعد ۱۱، ابن نضر ۱۱ کے ہاں موجود ہے گویا اس کی مشارائی ہوئی۔ یہاں کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ إِن كَانَ لِلرَّحْمَنِ وَلَدٌ فَأَنَا أَوَّلُ الْعَابِدِينَ یعنی کہلو کہ اگر اللہ رحمن کی کوئی اولاد ہوتی تو میں سب سے پہلے عبادت کرتے۔ تو جیسا کہ اللہ رحمن کی کوئی اولاد نہیں ہو سکتی کوئی سنت بدعت نہیں ہو سکتی۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: قُلُوا رَبِّهِمْ عَلَيْكُمْ بِسْمِ اللَّهِ وَالْخَلْفَاءِ ائمہ راشدین یہ دعوت صحاح ستہ کی اکثر کتابوں میں ہے گویا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خلفاء راشدین کے طریقے کو بھی ست کہا ہے۔ اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بدعت بصر تمیز کے تھی۔ کیا وہ ہے کہ فقہاء کرام نے نماز تراویح کو سنت اہمیت قرار دیا ہے۔ ”بدعت نعت“ کی اصطلاح کس نے نہیں ہے۔ یہ حضرات جیسے عزائم، عید السلام وغیرہ پرعت تھیں۔ کی مثالیں دے چکے ہیں وہ صرف فقہی اور سطحی لغو کی تقسیم ہے ورنہ وہ حضرات بھی قل کل بدعت ضلالہ کو حکم قانون سمجھتے ہیں گیارہ ہے کہ ان پر لوگوں نے دین میں کوئی اضافہ نہیں فرمایا حفظ حق الدین میں دین الصید نہ کیا خوب لکھا ہے ”وَرَدَ بَعَثَاهُ عَلِيٍّ عَفِيفًا مِّنَ الْعُمُومِ“ (اعلام الحکام جلد ۲ ص ۲۲) آگے فرماتے ہیں رَحْمَةُ الْمَدْعَةِ اَلِیَّ الْاِتِّسَامُ الْمَذْكُورَةُ اِلِیَّ الْحَسَنَةُ وَالسَّيِّئَةُ اُنْسُ عَلَیْهَا اِنْذَارَةٌ مِّنْ عِلْمٍ لِاَنَّهُ لَمْ يَرَدْ دَلِيلَ اِلَیْہِمْ عَلَیْہَا وَلَمْ يَرْجِعْ حَلِیْثَہُ وَرَدَ فِیْ هٰذَا الْاَثَرِ رَاحَةُ الْمَدْعَةِ قَطْ۔ (عالمیہ)

یعنی بدعت کی تقسیم اور حد و سرحد کی باتوں میں حکم کی جو بھی نہیں کہتے نہ کوئی ایسی دلیل ہے اور نہ حدیث رسول ﷺ جس میں بدعت کی تنبیہ کی گئی ہو یا حدیثیں سے لکھنے کے بعد مزید فرماتے ہیں۔

ومن ثم أنكره في أصول في العلم الكتاب والسنة تقسيم

لمبدعة إلى الأقسام . (العلم للاقسام جلد ۲ ص ۱۲۲)

یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کا صحیح اور راسخ علم عطا فرمایا ہے وہ ہر سنت کی تعلیم کو اظہار کرتے ہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ بدعت اہل حدیث ہی ہوگی کائنات ما کائنات ومن کائنات ما کائنات و کئی بدعة ضلالة علی احلافہا یعنی بدعت جیسی بھی ہو اور ہرگز نہیں بھی ہو وہ کراہی ہوگی کیونکہ ہر بدعت کراہی سے یہ حدیث عام ہے۔ مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ جو لوگ بدعت کو حدیث کہتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کو اپنے صحیح معنی سے اور حقیقی بنیادوں سے ہٹاتے ہیں دھت فلیہ اھو اھم من غیر ذلک لا من قرآن ولا من سنة ولا من اجماع ولا من قیام حلی و یحذرون شبهة البیاتی جو لوگ بدعتوں کو اچھا سمجھتے ہیں ان کے پاس نہ قرآن کی کوئی دلیل ہے نہ حدیث کی نہ اجماع کی اور نہ صاف شمرے تو اس کی مزید فرماتے ہیں۔ و حذیب الناب حذوہ ذعلی کل فانی بالنظیم و الامواع یعنی حدیث رسول ﷺ بدعت حسنة وغیرہ کے قائلین کے خلاف ایک روشنی دہلی ہے۔

وهذا الحق ليس به خفاء : بدعتی صحت ہذا نظر بنی

اولیاء اللہ نے بھی ہمیشہ بدعتوں کے خلاف جدوجہد فرمائی ہے "ولیاء ہند کے آبدار جن کو مجددیت کا منصب عظمیٰ نصیب ہوا ہے وہ کیا خوب فرماتے ہیں گفت اند کہ بدعت بردہ نوح است حسنة وبہ یعنی کہنے والے کہتے ہیں کہ بدعتوں میں بھی اچھی اور بری تو ملی ہے۔

ایں فقیر در پیج بدعتی سے ازین بدعت حسنة و نورانیہ مشاہدہ می کند و در ظلمت و کدورت احساس نمی نماید مگر فرضاً مکمل بتدریج را مردہ ہوا سے ضعف بصارت بطراوت و نظارت نبیند فرما کہ حدیث لیسہ گردند و اند کہ جزا شہادت و تداست نتیجہ تداست :

ترجمہ: یعنی اس فقیر (محمد و صاحب) کے نزدیک بدعت میں سے کسی بدعت میں حسن، اور نورانیت نہیں دکھائی دیتی اور سوائے ائمہ حیرت اور پرہیزی کے بدعت میں اور کچھ بھی نظر نہیں آتا اگر آج بدعتیوں کی چٹائی گزردہ ہے اور وہ بدعت کو عمدہ اور اچھا دیکھتے ہیں تو کل قیامت کے دن جب کہ ہمیں تیز کرناں جائیں گی تو سوائے بربادی اور شرمندگی کے اور کچھ نہ ہوگا۔

بوقت صبح شود بچہ روز معصوم  
کہ باکہ باخت عشق در شب دجور

محمد و صاحب مزید فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے برہدعت کو گمراہی فرمایا ہے جس معنی حسن و بدعت چاروں طرح لکھتے ہیں۔ بدعت کا معنی یہ بھی ہے کہ بعض نادانوں نے برہدعت میں بدعتی حدیث میں بدعت کی کوئی قسمیں نہیں ہے جس بدعت بڑی ہی بڑی مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کا نام بدعت ہونے کے بعد خود کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہی بات کو فقیر نے مانا ہے۔ (کنز العمال ج ۱ صفحہ ۷۰-۷۱)

”بدعت کا معنی و مفہوم“

ہر بات میں مروجہ و دجور کو کہتے ہیں اور اصطلاح شریعت میں ہر اس عمل کا نام ہے جس کا بانی میں کرنے کی وجہ شریعت میں ایلیٰ تھا اور وہیں سمجھ کر نہ کوئی تیار ہو بعد میں کرایا جاتا ہے بدعت کہلاتی ہے وہ اگرچہ بدعت کی روشنی میں دین دشمنی کا کام ہے فقہاء ائمہ میں نہ ان کا نام ہے جن میں سب سے پہلا اور مقدس نبی کریم ﷺ کا زمانہ ہے اور دوسرا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا زمانہ ہے اور تیسرا تابعین و محدثین ائمہ میں کا زمانہ ہے۔ اس کی مثالیں لڑ کر یہ جتنے کی حدیث ہے۔

حذر الخوارج فریبی سمع اللہ میں شرکھم سمع اللہ میں بلوہم  
محدثات منسخرۃ و نیرہ۔

اس حدیث میں رسول کریم ﷺ نے تین زمانوں کو بھڑکایا ہے قرآن و حدیث۔



علاء نے ارشاد فرمایا ہے کہ ان نبیوں نے انوں میں خیر غالب رہے گا اور اصل طور پر دین میں کوئی کمی بیشی نہیں کی تھی۔ محمد نہیں اس کو ازمنہ المسبور، غالباً یا غیر القربان سمجھتے ہیں۔ شدید کیا وجہ ہے کہ علماء بدعت و حلال کی کتابوں میں ان قیوس و ذمہوں کو حنفی میں گا دیتے ہیں؟  
حفظ شخص الدین و تہذیب قرابت ہے۔

”فالحاد، الفاضل بین المعتقد والمعتاخر هو رأس صفة“

”تلفیظاً“ معنی ان الاعتدال (یعنی دوسری)

بدعت کی مذکورہ تشریف عداد شامی نے اپنی کتاب الاعتصام فی (ج ۱-۲) پر فرمائی ہے اس تشریف کے پیش نظر مروجہ بدعات و آسمان کبھی جا سکتی ہیں۔ مثلاً صلوٰۃ و سلام کا باقی (پڑھنے کی وجہ) تو کہن کریم کی آیت ہے اور احادیث میں نہ جو درود شریف کے بارے میں تہذیب میں ہیں، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں اذان بھی ہوتی تھی۔ وغرض صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی وجہ بہت موجود تھیں مگر نہ تو دعائیں ان اللہ و علیہ کی کہت بھی بھی پڑھی گئی حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خیر القرون کے مسلمانوں کو یہ مسئلہ معلوم تھا کہ صلوات میں درود شریف پڑھا، دعاؤں سے نہ تھاب، صل کر کے کا عظیم درود ہے، ”فذا ہو لوگ“ دعاؤں میں اہتمام کے ساتھ درود والی آیت پڑھتے ہیں وہ دین کے اندر ایک بدعت کا گناہ کرتے ہیں انہیں کہ دعا کرنے وقت اللہ تعالیٰ سے توبہ و زاری اور معافی مانگنی ضروری ہوتی ہے مگر اب دعائیں بھی بدعت ہیں عظیم گناہوں کے ساتھ مانگی جاتی ہیں۔

اسی طرح اذان سے پہلے یا اذان کے بعد یا نہ وجہ موجود ہونے کے بغیر اقربوں کے حضوروں سے صلوٰۃ و سلام یا گواہ بلکہ کبھی نہیں پڑھا، ”فذا اذان“ سے پہلے یا اذان کے بعد مروجہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا بدعت اور گناہ ہے اسی طرح محفل عباد شریف کی وجہ نبی اکرم ﷺ کی ولادت و مساحت ہے اور اس دن کی بزرگی، شرافت اور خیر و کمال صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خیر القرون کے مسلمانوں کو زیادہ معلوم تھا مگر انہوں نے ان تاریخوں میں میلاد کے عام نہ کہ کوئی محفل نہیں کی، ”فذا“ مروجہ محفل پہلا بھی بدعت، میں درود و ثنا جیسا کہ منعقد کرنا صحیح البخاری کی کتاب الصلح کے دیوار کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم منعقد کرتے تھے اس لئے محفل میلاد پر درود سب سے زچہ جانوں کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ کیونکہ یہ قرآن کا نبوت

فیہ القرون میں آکر رہا ہے اور یا ان کے انعقاد کے وہ عین زمانوں میں موجود نہ تھے اس لیے وہ ہر وقت کی تحریف ہی میں داخل نہیں

## طرفہ تماشہ

موجود زمانہ کے مینا، خاندانوں کے بھائی بھائی ایک دوسرے سے استہمال کیا ہے چونکہ یہ امت ہی حسب بات ہے اس کے کھوئے ہوئے گتے ہیں کہ بخاری شریف میں ہے کہ ابوہریرہؓ سے نبی کریم ﷺ نے ولادت باسعادت کی خبر سن لی تو اس نے خوشی میں اپنی ایک کتلیہ کو آواز کر کے اٹھ کر کہا میرا کانا بھلا ہوٹا۔

شریہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کو اپنے انصاف کے سزاؤں میں سے کچھ حصہ دینا چاہے جس میں سے علماء و دانشور جب بچے اور بچے میں حدیث کو وہابی کے حسب سے انحراف کرنے کی یادداشت میں نہ لے کر بھی بنایا جاوے ہے ورنہ ہر حسب کے محل سے استہمال میں کیا جاسکتا ہے؟

ذاتہم مدناہم ولا ذلینہم ولا عذاب الاخرة انہم لو انہم یجفون

کیونکہ صحابہ کرامؓ پیچھے اور غیر القرون کے مسلمانوں نے بلکہ پچھ سو سال تک کسی بھی مسلمان نے ابوہریرہؓ کی یہ تعبیر نہیں کی ورنہ اہل یرمات کے پھولوں اور پتوں میں کب جھینجھک سے کہ وہ موت آگئی کہ نہیں آگئی اس طرح ان کو صحابیؓ نے بھی سختی میں یہ عالم دیکھ کر کہانی سے کیا اور کیا مراد منیہ اور امام بخاریؒ کی کونچہ کنچہ حدیث و حدیث اور ہر زمانہ کی حدیث میں بھی اس طرح کو منایا ہے؟ اور اب انہی اور یہ الامانات

## طیقہ تحقیق

۱۔ ریح اللیلہ و باقاعق اور فی روایات ہے اور روایات و احادیث کی تاریخ صحیح قرون کے مطابق و صحیح الامان ہے اگر ان کے آج تک مستحاصل میں ہر ریح اللیلہ و باقاعق روایات کے نام سے کیا جاتا ہے کہ ان میں سے کون کون کون روایات ہیں تو ہر زمانہ کے لئے میں گویا مستحاصل میں ہر ریح اللیلہ و باقاعق کی روایات پر مبنی ہیں۔

یہ بھی سنے گا کہ جو حقائق پر  
صراطِ عشق میں جو تیز گام ہو نہ سکا

تاریخِ ولایت کی صحیح تحقیق کے لئے دیکھ دو۔ مقالاتِ اکوثری (ج ۱، ص ۵۰۱)  
(سیرتِ اقصیٰ جلد ۱، ص ۷۲) صحیح ترمذی اور خیر القرون جمعہ میں لکھا کہ امام  
اللہ بلکہ انبیاء سے بہت بڑی تہذیب ہے۔ عشق تھا جس پر بھی معلوم تھا کہ اولیاء اللہ اور  
خفیہوں کی زندگیوں میں بے شمار اور روت پرور سے ویران کو یہ بھی خوب معلوم تھا کہ  
مومن کو قبر میں کامیابی پر "مذکورہ احادیث" کہنا چاہئے مگر ان بزرگوں نے عظیم عشق  
اور محبت کے باوجود کسی ولی اللہ کا تو دورِ مبارک کسی نبی اللہ بلکہ سیدِ مخلوقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا  
بھی عرض نہیں سنا۔ لہذا عربی سننے والے بھی اور کتاب پڑھتے کرتے ہیں۔ ان کلمہ کی  
طاہروں سے یہ بات، اور دشمن کی صریح دانش جانتی کہ جس میں نہ بھی وجہ خیر القرون میں  
پائی گئی اور انہوں نے دین سمجھ کر اس کو نہیں کیا۔ جس میں کرنے والے بدعت نہیں ہے۔

### اہل بدعت کے مخالف طے اور ان سے بچنے کے طریقے

یہ حضرات جب اہل سنت کے نہ چن رہے ہیں تو ان سے عاجز ہوتے ہیں تو عامہ  
اسروں کو مخاطب کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ انہیں انورِ اکبر کا استعمال ادا کرنا، یہ کافرانہ  
دینی کتب کی ترویج اور قرآن و حدیث کی بدعت و تحریف کو انہیں بدعت لکھا جاتا ہے  
جو کہ سب مسلمانوں کے ہیں۔ ان میں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بدعت خلی العین انہیں  
دعوتِ انجیل کے پی کتابِ حکم الہی (ج ۱، ص ۱۲۱) پر سے پھرتے ہیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ سب کام خیر القرون میں ہو چکے ہیں لیکن اگر یہ خلیہ قرآن  
مکرم کی ترویج اور گنہگار صحابہ کرام علیہ السلام سے کلمہ کہہ کر انہیں کلامِ برکت کے  
بلاتفاق صحیح قرآن اور حدیث کی حدیث کا کام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما  
کے پاس احادیثِ مبارکہ کا ایک مجموعہ تھا اور اس کو عام "سائق" کہتے تھے کہ یہ بیخبر  
صحابہ علیہ السلام قرآن و حدیث لکھتے تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان بات صحیحہ کی روایات  
کے مطابق دو دیگر حضرات ان کی تعداد گنتی یہ حق میں ایک وقت میں دو سو در چار سو  
تک حضرات پڑھنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ آپ جس چورسے پر بیٹھ کر انہیں پڑھاتے



نیز اس کو بدعت حسنہ یا عمدہ و بہا مبارک بلکہ واجب تھا کہ کیا ہے۔ حقیقت میں ان میں سے ایک بھی سوسے سے بدعت ہی نہیں ہے۔ مثلاً بدعت وادب کی میں علم انصاف و فیروہ سنا لکھا ہے حالانکہ تاریخ تحریر کی تمام کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ نحو کا بانی ابو الامام دہلوی سے ہو حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے شانہ تھے اور نقل فقہاء مرفوع و مکن و مفعول، مصدب و مبدع و ملاحضہ تھی انصاف سحر کر۔ فتح میں لکھا کہ ان چیزوں کی غیر اقرون میں حسب وجوہات پائی گئیں تو ان پر عمل کرنا مستعمل بالجمہور بدعت ہی نہیں اس طرح بدعت مند و پ میں اجتماع ترویج بنانے مدارس، فہم مصوفیہ، اور محاسن و مہاجرہ وغیرہ لکھا گیا ہے حالانکہ یہ سب کام غیر اقرون میں ہو چکے ہیں ترقی و ترقی و ترقی و ترقی و ترقی کے مطابق خود بھی تمام بیخیز ہیں، کھوت پر صحت ہیں اور پھر حضرت فدا قرآن مجسم رضی اللہ عنہ دور غرضت میں قرآن پر بھائی صوبہ ہو چکا ہے گو یہ بدعت ہی نہیں بلکہ سنت رسول رضی اللہ عنہ اور سنت صوبہ پیچیدہ ہیں۔ تفسیرات اقراء کے سے ملاحظہ ہو۔ (فتح امباری ج۔ ۱۱ ص ۱۱۳ احکام لاکھانہ ج ۱۲ ص ۱۲۴)

مدرسہ اسلامیہ بنیاد و قیادہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ والی ہے ملاحظہ ہو سلاسل اور یاد اور احداث المصوف و فیروہ۔ بنائے مدارس کے بارے میں حفظ العلوم کا اگر ابھی بھی تذکرہ چکا ہے خود امام مالکہ رضی اللہ عنہ اقرون کے زمانے کے ہیں ان کے درس میں جب وقت مدارس خود تھے امام شافعی اور امام محمد وغیرہ موجود تھے حضرت مدرس اسلامیہ کا دور نیز اقرون میں اٹھرتی قراءت ہو رہی تھی

مجلس مدرسہ کا شریعت قرآن کریم اور سنت رسول رضی اللہ عنہ و اقوت غیر اقرون سے سے چنانچہ حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا مہاجرہ اپنے زمانے کے کافر کے ساتھ حضرت مولیٰ بنیہ کا مہاجرہ و فیروہ و سنت کے ساتھ اور لیا کر یہ بیخیز کا مہاجرہ بلکہ سید ولد نیکان کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علم سے حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے تفسیر سے مہاجرہ کیا۔ جس کا موضوع ان الزکاء الاصل تھا پھر تفسیر قرآن سے تفسیریں اور محدثین کے مہاجرہ سے کثرت سے واقع ہوئے کہ تاریخ میں مطلق قرآن ہی اصوب نظاما مقدم ہیں و مستندہ فہم حرج قرآن فیما ملاحظہ ہو لطیفات افتابہ النبوی۔



انسانی ہو۔ یہی کیفیت یہ ہے کہ جن چیزوں کو ہم بدعت کہتے ہیں جیسے مردہ صلوة و سلام، یہ عزائم بھی، سے بدعت کہتے ہیں تب تو حد کی قید لگاتے ہیں مگر اس کو یہ بھی نہیں سمجھتے ہیں انصاف کا تقاضہ یہ ہے کہ جب بدعت سے بچنے کے لئے سنت چھوڑنے کا حکم ہے تو بدعت حد تو کوئی چیز ہی نہیں ہے کیونکہ حد سنت جیسی مرتبت تو بدعت حد کی ہرگز نہیں ہو سکتی بلکہ وہ انہی میں فراموش کو اس میں بھی ختم کیا جاسکتا ہے کہ ایک فریق ہے جن کی ساری کوشش بدعتوں کو زور دینا اور بدعتوں پر جان دینا ہے دوسرے فریق وہ ہے جو بدعتوں سے نفرت کرتے ہیں اور اس سے بچنے کی تلقین کرتا ہے اب اہل سنت والجماعت ان دونوں میں سے کون سا فریق ہے علامہ ابن کثیر جو قرآن وحدیث ادریج کے مسئلہ امام ہیں ان کے الفاظ میں اہل سنت کی تعداد ہی سن لیتے دو سورۃ اختلاف پڑھ کیت ۲۰ آلو کون کون سا ہے؟

سبقونا الیہ فی التفسیر میں لکھتے ہیں

ولم یزل السنت والجماعة فیقولون فی کل وقوع لم  
 یثبت عن الصحابة رضی اللہ عنہم بدعة لانه لو کان محبوا  
 لسبقونا الیہ لایفهم لم یترکوا ماحصلہ من حصول الخیر الا  
 وقد بادروا الیہا (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۵۱) مقرر تفسیر ابن کثیر  
 ج ۲ ص ۲۸

یہی اہل سنت والجماعت وہ لوگ ہیں جو ہر ایسے قول و فعل کو جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (خیر القرون) سے ثابت نہ ہو اس کو بدعت کہتے ہیں کیونکہ اگر یہ قول و فعل کسی خیر کا ہو، تو وہ ضرور اس کو کر چکے ہوتے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کوئی خیر اور نیک عمل نہیں چھوڑا (خیاری طور پر) بلکہ انہوں نے خیر اور نیک کے تمام اعمال (اصولی و فروعی) انجام دیے۔

لیکن حافظ ابن کثیر رضی اللہ عنہ اہل سنت والجماعت ان لوگوں کو قرار دیتے ہیں جو کہ خیر القرون کے بعد نوز و سود چیزوں کو بدعت کہتے ہیں مگر زمانے کا خطاب دیکھئے کہ آج جو فریق اہل سنت سے لے کر ناز و عنایت اور اعمال سے لے کر عقائد تک بدعات میں مبتلا ہیں وہ اہل سنت بنے بیٹھے ہیں اور جو بدعات کے مقابلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خیر القرون کے تعامل کو معیار عقیدہ و عمل سمجھتے ہیں ان کو وہابی کہتے ہیں۔

خود کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خود  
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

علامہ شامیؒ عزاداری نے لیا خوب قلم ہے کل مہدع بندھی اُنہ ہو  
صاحب السنۃ دون من بخالفہ (کتاب الوصایہ ص ۱۰۷) یعنی ہر بدعتی یہ  
دعویٰ کرتا ہے کہ میں حق سنی ہوں اور نہ اس کی مخالفت کرتے ہیں وہاں سنت میں ہیں۔

بھائے بدمعرب نظرے گویہ خود را  
میں نکال مٹتے بتصدیق خرمے چند

بریلوی مکتبہ فکر کی خدمت میں ایک سادہ سی گزارش! متوجہ رہنا  
تصویر اور دلائل کی روشنی میں ثابت ہوا کہ اہل سنت کی یہ امتیازی شان ہے سنت کو چاہنا  
اور بدعت کے خلاف کھڑا ہونا اور جب ایک قریبی صلیب صرف کہ رہا ہے کہ وہ بدعت پر طعن  
پیدا ہے تو آپ ان کے اس قرار کے بعد ڈاسے سنی نہیں بلکہ بدعتی کہا جاسکتا ہے یہ تو یہ  
بات وہ تسلیم کر چکے ہیں کہ جو بدعت سارے عقائد و اعمال وہ بدعت کر سکتے ہیں ہاں اتنا  
ضروری ہے کہ وہ بدعت کو مستحکم نہیں اور اہل حق ان کے ان اہم کو بدعت منہ کہتے  
ہیں اور ہم ان کے اعمال کو بدعت اور کرنے والوں کو بدعتی کہہ سکتے ہیں ہاں ہم سنیہ کا لفظ  
بدعتی سمجھتے ہیں وہ سنت کا لفظ بولنے کی وجہ سے کہیں ہاں نہایت کہیں کہ بدعت حسد  
کر رہے ہیں لہذا یہ ایک نزاع تو بڑے آرام سے طے ہو جائے گا کہ وہ سنی نہیں بدعتی ہیں  
مگر صنی ہیں۔

کل مومن عمام جہلی مودعت تھا اوروں کا سر  
آج اسی کوچہ میں خود اس کی عجمت ہو گئی

اور اگر یہ لوگ نہ انہیں تو پہچاننا کہ ال میں جو بھی مانتے ہیں کہ بدعت خلاف سنت  
عمل کا نام دیتا ہے اور اس کے کرتے واسلہ امرچہ حسد کی فیت کر لیں تو سنی نہیں کہلاتے  
جاسکتے بلکہ بدعتی کہلاتے ہیں۔

تو حضرات! جن کا ظاہر و باطن ایک نہ ہو وہ کیسے سچے مومن ہو سکتے ہیں؟



يقولون بالسنه ما ليس في خلاصهم

ٹیٹے کے گھر میں بیٹھ کر پھر جو پیٹے  
ہمار آہنی پہ وقت تو دیتے!

## اسلام میں مجدد کا مقام اور پردگرام

جو حضرات ہماری گزارشات چھین گئے ان پر عیاں ہو گا کہ ہم نے بدعات کے رد میں ۱۰۰ سال سے احمد سہمدی المعروف بہ عبدالف ثانی کے مکتوبات شریف کے حوالے سے کتنی دیر چلی ہے۔ بعض دوستوں کو مجدد کے بارے میں پوری مصولت نہ ہو اس لئے ان کا فرض ہے کہ سنن ابوداؤد کے اندر نبی کریم ﷺ کا پیرا شمار کرا دیں۔ اس کا اندازہ عقل و جبلت لفظہ الامۃ علیہ و اس کل مائتۃ سنۃ میں پیدا ہوا ہے۔ (رواہ ابوداؤد مشکوٰۃ شریف ج ۱ ص ۲۹۶) یعنی جبکہ اللہ تعالیٰ اس امت میں ہر سو سال کے آٹھ سال میں ایک مجدد پیدا فرماتے ہیں ہر اس امت کے دین کو نئے میں سے پہلے سے یعنی گزشتہ ہوئے سو سال میں جتنی بدعت اور حدیث میں پیدا ہوئی ہو اس میں سب کے مقابلے میں حدیث کو زندہ کر کے باقی رہے کہ بعض لوگوں نے عینی راہ میں کل حالت سنہ کا ترجمہ ہر صدی کے آخر سے کیا ہے کیونکہ ایک صدی کا آغاز گزشتہ صدی کا آخر ہوتا ہے۔ چونکہ حدیث میں سنت کو زندہ کرنے کے لئے جس مجدد کا لفظ آیا ہے اس لئے اس مبارک ہستی کا نام امت کے ہی مجدد پڑ گیا۔

تاریخ میں حضرت عربیہ عبدالعزیزؒ سے لے کر حضرت مجدد الف ثانی تک مجدد دین کا یہ سلسلہ جاری رہا مگر کوئی ایک بزرگ بھی مجدد کے نام سے اسے معروف و مشہور نہیں ہوئے جتنے حضرت مجدد صاحب ہوئے۔ یوں وجہ ہے کہ حضرت شیخ احمد سہمدی کے اصل نام کے بارے میں بہت کم لوگوں کو علم ہے بلکہ آپ کا نام گرامی ہی مجدد بن چکا ہے۔ حضرت نے پوری زندگی جو تجدیدی کارنامے انجام دیئے ہیں۔

ان میں سے سب سے بڑا کارنامہ خاندان سلطیہ کے قریحہ وقت جلال الدین محمد کے گھر سے ہوئے دین الہی کو ختم کرنے کا ہے۔ تاریخ ہند کا مطالعہ کرنے والا کوئی بھی شخص

اس سے ہے خبر نہیں ہو گا کہ دینِ حق کو قرآن و حدیث کے دلائل کی روشنی میں ارض ہند سے ختم کرنا ہی وہ کارنامہ تھا جس کی بدولت حضرت محمدؐ دہانے لگے۔

آپ کا درمرا حظیم کارنامہ جو بابت کی صحیح کنی ہے جن میں سے بدعتِ حسہ کے خلاف آپ نے جو راستہ اقدامات فرمائے ہیں وہ بھی آپ کے چھوٹی کام کا درخشش ثابت ہے۔ زمانوں کے گزرنے سے جہاں بہت ساری خرابیاں پیدا ہوئی تھیں ان میں سے ایک خرابی بدعتِ حسہ کی اصطلاح تھی جس کو آپ نے فراموشی اور غور ایمان سے مٹا دیا اور صرف یہ نہیں کہ بدعتِ حسہ کی اصطلاح سے انکار فرمایا بلکہ آپ نے غور سے دلائل اور چودہویں صدی کے مسلمانوں کے ذہن سے نیا گرم بخشنا کیا۔ یہ سب مہار کہ کل بدعتِ حسہ کو اپنے تجدیدی کام کا معیار بنایا اور مخالف انھوں میں بدعتِ خواہ حسہ ہو یا حسہ سنت کے خلاف بغاوت اور دھمکی ظاہر فرمایا آپ کی وہ وصیت جو علماء اور مشائخِ اہلسنت کے ہمیں آپ نے فرمائی تا بدعتِ حسہ سے گری کہ خواہ کچھ بھی ہو لیکن سنت کی لڑائی رکھتے ہوئے بدعت کو بھی حسہ نہ کہنا ہی میں۔

پتا چم فرماتے ہیں علماء وقتِ حاضر حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ فرمیں دہا ر کہ  
 بحسن بیچ بدعت لب نہ کشاید و با تمان بیچ بدعت فتویٰ نہ روند اگر میں  
 بدعت در فکر نشان در رنگِ صبح روشن در آید۔ (کتبہ جامع امام ربانی  
 دہرودم حصہ ششم ص ۵۵)

یعنی علماء دین کو اللہ تعالیٰ تعز و تعالیٰ سطا فرمائے کہ کسی بھی بدعت کو حسہ نہ کہیں اور نہ بدعتِ حسہ کے فتوے سنیں اگرچہ بدعتِ بلا ہر معنی صادق کی طرح چمکنی ہو لیکن نہ نظر آئے۔ آگے فرماتے ہیں ”چہ قول است شیطان را در بارائے سنت سلطانِ عظیم است“ یعنی یہ سب کچھ شیطان کا دعوہ ہو گا اور نہ بدعت بھی حسہ نہیں ہو سکتی کیونکہ یہی شیطان فرما چکے ہیں کل بدعتِ حسہ لالہ کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

یہاں یہ بات بھی ملحوظ خاطر رہے کہ مجدد سے متعلق اس حدیث کی شرح میں تمام شراح حدیث نے یہ لکھا ہے کہ مجددِ سنت کو زندہ کرے گا وہ بدعتِ حسہ کا اس مسئلے میں حضرت محمدؐ و ائمہؑ علی کا تجدیدی کلمہ بدعت ہی روشن ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ تحریر لکھتے وقت تک ہمیں کوئی بھی ایسا مسلمان معلوم نہیں ہے جس کو حضرت ابوہریرہؓ کے تسلیم نہ ہوں آپ کا یہ اتفاق تمام اس بات کا متقاضی ہے کہ بدعتِ حسہ کے بہانے سنتوں کو

مزید تباہ کیا جائے کیونکہ حضرت مجدد صاحب تو ان دو باہم اور مقابلوں کو داخل کرنے کے لئے حریف لائے تھے اب آپ کو مجدد ماننا اور پھر بعض لوگوں کی ان باتوں پر دہر کرنا کہ ”نیک بات اگرچہ بدعت و لو پیادہ اسکا کرنے والا سنی ہی کہلائے گا“ بدعتی نیز ہر بھی بدعت سنت میں داخل ہے اور قیامت تک نئی نئی نیک باتیں پیدا کرنے کی اجازت ہے۔“ (ملاحظہ ہو فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۲-۱۱۳) ”طبوعہ مہندہ پبلشنگ کمپنی، پندرہ روڈ کراچی“

یہ دو متضاد نظریے ہرگز جمع نہیں ہو سکتے اور چونکہ مجدد صاحب ”محقق علیہ مجدد ہیں اور حضرت کی مستثنائے حدیث و ائمہ و اہل کی قسمی کہ دین میں نوسوسہ و چیزوں کو رد کر دیں اور حضرت نے یہ زیطر بھی چڑی خوش اسطولی سے دفرمایا تو یہ جہاں تک حضرت مجدد صاحب کے مجدد کمال ہونے کی دلیل ہے وہاں قیامت قیامت دین میں نئی نئی چیزوں کو داخل کرنے والوں اور ان بدعات کی ترویج کرنے والوں کے جھوٹا ہونے کی بھی بڑی دلی دلیل ہے۔“

مجدد صاحب نے علماء دین کو اصیبت فرماتے ہوئے یہ دعا فرمائی ہے کہ وہ بدعات کو حستہ کئے سے پرہیز کریں۔ الحمد للہ مجدد صاحب جیسے دین کمال کی یہ دعائے قوتیں جن لوگوں کو نصیب ہوئی ہے وہ بدعات کو حستہ کئے کے متبادلے میں سنتوں کا حسن و نور بیان فرماتے ہیں اور ہر نوے تہام اور اویسہ حستہ کئے ہیں وہ دین میں نئی نئی چیزوں کو داخل کرے مبادت اور سنت سمجھتے ہیں اور نئی کریم ﷺ نے بدعتوں کو بد بد عالمیں فرمائی ہیں ان کے صحابہ میں رہے ہیں۔ اب قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ حق پر کون ہیں اور باطل پر کون اور سنی کون ہے اور بدعتی کون؟

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَدْعُوا إِلَى الْفُرْقَانِ  
الْيَسَابِ وَالْزَيْلِ لَكُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ

ترجمہ: یا اور ان لوگوں کی طرح نہ جو جنہوں نے دین میں فرقہ اور فتنہ کیا، عذاب اللہ ان کے پاس روشن و دلی ہے آپ جیسے تھے اور ان وہ لوگ ہیں جن کو یہ عذاب ہو گا۔

ملکری اس تحریر کے وقت رابطہ عالم اسلامی جو دنیا کے سب سے بڑے علماء پر مشتمل ایک دینی تنظیم ہے اس کی طرف سے ممالک اسلامیہ سے یہ سفارتش کی گئی کہ اذان کے اول

وآخر میں جو الفاظ صلوات و سلام کے ایجاد کئے گئے ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ورنہ اس وقت تک اس سرگرم و ساجد موقف کے سامرواں کریں مگر اس کے کہ اس ایمان اقرار اور نظریات اہل سنت کے قیام و سرگرمی بعض اوقات حکومت نے بھی جاسد پیمانے کے جوئے پر نے درجے کی ہلاکت اور فرائض بھی کی ادا بھی سے فطرت پرست کا شوق دیا حالانکہ اولاً جو حکومت اپنے آپ کو اسلامی کہلاتے کی دعوہ دار ہو قرآن، سنت اور چاروں ممالک کے ساتھ تعلق امت کی روشنی میں اس کا فرض ہے کہ وہ بدعات پر بحث قسم کیا پابندیوں نکالے اور اس جملے میں کسی ایک آئینہ روئے کو چمکائے اللہ کی مدد و نصرت پر مجروح نہ رہے اہل بدعت کے موصول کو تو ذکر رکھ دیتی یہ کہ مسلمانوں کے دینی مسائل سے جدا کر دینی مسائل کے تحت کی ذمہ داری حکومت اسلامیہ پر ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں لکھایا ہے۔

لَیْسَ اِنَّ مَکْتُمَ فِی الْاَرْضِ اَمْوَالُکُمُ الصَّلٰوةُ وَ اَنْتُمْ  
لَرِکُوزٌ وَاَنْتُمْ رَاٰ بِمَعْرُوفٍ اِنْهَی عَنْ اَنْتُمْکُمْ وَاَنْتُمْ  
عَافِیَہٌ (امور - سورۃ الحج)

ترجمہ: یعنی کہ جن لوگوں کو ہم نے زمین میں حکومت و اختیار دیا ہے انہوں نے اچھا صوبہ و حکومت کو قائم کرنا ہے اور غلطی کی تلقین اور برائیاں کے خلاف میں ہر بہ ثابت اور تمام کاموں کا انجام اللہ کے پاس ہے۔

تفسیر کبیر میں لکھا ہے و المراد من هذا انما ینفذ المصلیة و ینفذ القول علی الخلق (تفسیر کبیر پارہ ۲ سورۃ الحج ص ۲۱)

یعنی آیت میں سلطنت و حکومت کی ذمہ داریاں ایمان سنی میں جس کو بڑی ذمہ داری اللہ کے قانون کا حقوق پر لگانا ہے۔ تفسیر کبیر میں یہ بھی درج ہے کہ ہمیشہ حکومت اللہ تعالیٰ کو رہے گی دوسری حکومتیں لانا، شتم ہو کر رہیں گی۔ گو یہ اس باران حکومت کو دوسری قرآن ہے کہ وہ اپنی درجہ عزت کو بچھلے ہوئے بہ طاعت کا ہرگز سہت نہ میں یہ کہ یہ ان کی ان ذمہ داریوں کے خلاف ہے واللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر عہدہ ہیں۔ علم، اہل سنت نے یہ بھی لکھا ہے کہ عراغہ و سنت و عادت پر تعلق رکھتے نہیں۔ مشورہ مطلق عالم عامہ دوردل فرماتے ہیں کہ اگر مطلق صاحبین کے علمی کے خلاف کچھ لوگ دین میں اضافہ و بہ

کہ ایک دو قوموں کو اس کی طرف ملت دینے دوس اور تکرار کرتے دوس تو باہر تو وقت پر فرض ہے کہ وہ ملت کے فور سے اس بدعت کو ختم کر دے اور دیکر قریمہ کی روشنی میں ان کے نظریات کے تباہ کو علانیہ واضح کر دے۔ علامہ باوردی نے یہ بھی کھانا ہے کہ بدعت کرنے والوں کے بھی حلقہ پیا ہو سکتے ہیں۔ پھر کہ ہر تکرار کے ساتھ اپنے دالے ہوتے ہیں علامہ باوردی نے اس میں غور و فکر رکھا تو

”لزم السیطان ان یحسمہ روح اجہ السلطۃ خیرہ رادعہ  
و یوضحہ بالانوار الشرع فساد مغلطہ ذل من کل بسفہ  
مستغنی و من کل مستغنی مستغنی“ (۱۰۱۱) (کلام السیطان ص ۱۰۹)

علامہ باوردی نے تیسریں وقت کی اس نامہ داری کو اس ایسے سے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ اگرچہ لوگ اسے جوہر جو کلمات تو علماء ہیں نہ ان کا تفسیر اور جس ایسے طلب اور قرآن و سنت کے خلاف بدعت کا رد اور بلکہ عقلمندانہ کی باتوں کو مسترد کرنا تو ضرور ہوتا ہے مگر یہ تو باہر تباہان کو سنا ہے تکرار و تکرار کی باتوں کو نہیں ساتھ کر دے اور نہ باہر بدعت پر دین کا یہ حق ہے نہ وہ انہیں باہر حق دین کے اور انہیں بدعت سے باہر لکھے۔ علامہ باوردی کی عربی عبارت ملاحظہ ہو۔

وہکذا لہو انداع بعض النور المظلم قولاً عرق بہ  
الاجماع و مخالف لہ النص و رد قولہ عقلاء مدبرہ  
الکفر علیہ و لا حرج علیہ ذل اجمع و غالب و الا فہی سلطان  
بنتہایب الماہین الحق۔ (۱۰۱۱) (کلام السیطان ص ۱۰۹)

علامہ باوردی نے ان شخصیات سے ذرا روشنی کی طرف یہ بات واضح ہوئی کہ حکومت اسلامیہ کا عقیدہ فریاد ہے کہ بدعت پر پابندی نہ لگائے بلکہ علامہ باوردی نے یہ بھی لکھا ہے کہ دیگر قرآن کے تفسیر و تفسیر نے انہیں نے شیعت بدعت و تحریف کا ارتکاب کیا نہ تو حکومت وقت میں کے خلاف بھی لکھنے سے قورن سے معلوم ہوا کہ ان سے کسی یا انہوں کے بعد سرحد صوبہ و ملامہ نو کہ فقیہ مخالف کے ہیں لیکن اسلام بدعت سے پرہیز میں لگنا، ایضاً علم اسلامی سے بڑھ کر حکومت یا شیعت کی دوسری تھی۔ اور

اس سے قبل جس فرقہ نے بدعت نہ سنے گا وہ اپنے اپنے لئے قرآن کریم کی تفسیر  
 ائمہ خلافت کی میں ترجیح دے گا۔ ائمہ کے سامنے سے سیانت وہ وقت کا ہے اور کتاب سے نہیں  
 کا رائج شدت قرین قرین کے علماء حق کا ہے۔ قرآن کریم کی تفسیر دیکھتے ہیں کہ اس  
 فرقہ و تفسیر پر پڑنا ہی اگے کا اگلا ہے۔ مگر یہی دوسرا داری سے ہے۔ یہ وہ حکومت  
 پاکستان ہے۔ کہہ دیتی ہے کہ وہ اللہ کے اور یہ غیرت کرنے کے قرآن کریم کو قریف :  
 پھاتے ہوئے برادر امامی مگر کہ ساتھ ساتھ دلائل و ثبوت سے کہنے میں قرآن و تفسیر پر  
 پابندی رکھئے اور اپنے قرآن کو بھی جو اسلام کی طرف سے ان پر عائد ہیں ان سے بیکدوش  
 نہ جائے کیونکہ یہ دلائل امت نے قرآن و سنت کو راستہ کی بنا ہے۔

ہذا میں خبر محمد بن قاسم نے فرماتے ہیں وہ تفسیر میں تفسیر خدا کے ہے۔  
 ائمہ و احفاد علیہ السلام علیہ السلام

یعنی محدثت میں اور قرآن اس پر موقوف ہے کہ ساتھ ساتھ ان کے طریقہ کو اپنا  
 جانے اور جہ میں ہے۔ لوں نے جو بدعت لگائی ہیں ان کے بچ کر رہیں۔ (قرآن کریم میں  
 مذکور ہے۔ ص ۱۰۰)

مصر میں حضرت علامہ سلویٰ بن توفیق فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ و امام  
 شافعی و امام مالک و امام احمد (روحانی پادشاه) ص ۱۰۰)

یعنی حضرت علامہ سلویٰ بن توفیق فرماتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ و امام

نہم نے علماء علیہ السلام کے یہ فیصلے اس کے بعد سے ذکر کر دینا تاکہ علماء ان وقت  
 کو بھی کہ راجد امام اسلامی اور صرف سے بدعت کے خلاف امام شافعی و امام مالک  
 و امام احمد کے ساتھ کہہ کرنا جس اسلام کو قرآن و حدیث میں ہے۔ امام شافعی کے  
 مرنے سے پہلے خود کہ وہ اس کو خدائی نہیں میں فرقہ کرنا کہ امام شافعی کے دین کے ساتھ  
 میں کسی کو ملنا کہ امام شافعی کو موت دینے کے لئے ہے۔ امام شافعی کے بعد تمام فقہ  
 میں جلد کا وہ ہے۔

مگر یہ وہ زمانہ نہیں اس سے قبل کہ امام شافعی اور امام مالک و امام احمد کے بعد وہوں فرقہ  
 نے کہ امام احمد و امام مالک کے لئے یہ ہے کہ امام شافعی و امام مالک کے بعد وہوں فرقہ  
 امام احمد کے لئے کہ امام شافعی و امام مالک کے بعد وہوں فرقہ امام احمد کے لئے کہ امام شافعی  
 و امام مالک کے بعد وہوں فرقہ امام احمد کے لئے کہ امام شافعی و امام مالک کے بعد وہوں فرقہ

ہے مان گیا کہ یہ دین کا حصہ نہیں ہے تو حکومت کا فرض ہو گا کہ وہ غیر تائید کے قانونی حیثیت سے اس کو بند کر دے۔ امارا یہ بھی غلط فہم ہے کہ عربین شریفین کے آئندہ ہر حقیقی کل کا ایک کے مسلمانوں کے آئندہ ہیں 'اسین فضلہ کرنے کا منصوبہ' ہر کر دیا جائے۔ ولحق الحق ویضل الباطل ولم یکرہ انفسہم کون (الآیہ)

اور اگر اس ظلم فرائض منہی سے غفلت برقی مبنی اور وقتی اغراض کے لئے ہوتے ہوں مول کر لی گئی تو پھر یہ نکلیں بھی غرض سب مول نظر آئیں گی کیونکہ خالق کو حقوق کے لئے یا اغراض لغاتہ کے لئے غرض کرنے والے بھی بھی گرفت خواہندی سے نکالیں گے۔

ولوا تع الحق اھوا انھم لغت المعصوت والآرض  
ومن انھم بل انھم یفکرھم وہم تن ذکرھم  
معرجون (الآیہ)

## حکومت سے گزارش سے پیوستہ!

قرآن و سنت کے مسلمانوں کی رہنمائی میں یہ ایک حقیقت ہے کہ مجلس علماء اسلام کا فرض ہے کہ وہ تھانیت اسلام کو بغیر روک ٹوک کے بیان کریں اور اپنی حکومت پر بھی یہ فرض ہے کہ اسلام کو منہ نہیں۔ (نور اللغات، ج ۱، ص ۱۵۰) (سورہ بقرہ)

موجودہ فراموش حقیقتیں کئے ہیں کہ علماء کرام کے ذمہ داری ہو اور اپنی حکومت کے ذمہ غدار ہو۔ آپ اگر یہ لوگ اپنے اپنے فرائض بجالائیں تو انبیاء کے جانشین اور اللہ جل جلالہ کا سایہ رحمت ہو۔ مگر اپنے مقررہ امور کو نظر انداز کرنے کے بعد ان کا جو حال ہوا ہے وہ شیعہ محشر بچنے کے ارشاد کی روشنی میں سن لیجئے۔

”اذا اظهر الفتن او البدع ومبتدع اصحابي فليظهر العالم علمه ومن لم يفعله فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين لا يقبل الله له صرفاً ولا هدلاً ابي قريظاً وتغلاً“

توالد (مسند الميقات ص ۹۵-۹۶) (میزان الاعتدال ج ۱ ص ۸۸)

”جب حق اور بدعت نما ہونے لگیں اور مباح کرام کو برا بھلا کہا جائے گئے تو علماء کو چاہئے کہ خود اپنے علم کے ذریعے مقابلہ کریں اور اگر نہیں کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی فرشتوں کی اور تمام مخلوقات کی لعنت ہو ساتھ ہی ان کا فرض قبول کرے گا اور نہ قفل۔“

معلوم ہوا کہ ساری عزت دین کے لئے تھی اور جب دین کلیان یا نفاذ نہ کیا تو اب اس قدر خستہ قطب دیکھنا ہی ممکن نہیں ہے۔